



## سوال

(181) مرنے والے کے لیے دعاء مغفرت کی جائے اور اس کے رنج

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرنے والے کے لیے دعاء مغفرت کی جائے اور اس کے لواحقین کو اس کے مرنے کے بعد اصول نبوی کے ماتحت کیا کچھ کرنا چاہیے۔ جیسے کہ عام طور پر تیسرا دسواں اور چالیسواں وغیرہ دنیا کرتی ہے اور یہ کیوں کہ رنج کیا گیا ہے

(۲) یہ آخری چار شنبہ کی جو تعطیل منائی جاتی ہے۔ یہ دن کیوں منایا جاتا ہے اور اس روز مسلمان کو کیا کرنا چاہیے یا یہ ویسے ہی رسم و رواج ہے۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

موت کے بعد میت کے لیے دعاء اور صدقہ یقیناً مفید ہیں۔ جنازہ خود میت کے لیے دعا ہے لیکن صدقہ اور دعا کے لیے کسی وقت کا تعین شرعاً ثابت نہیں۔ موت کے بعد میت کے گھر بیٹھ کر عموماً دعائوں کا تانتا باندھ دیا جاتا ہے۔ ہر آنے والے دعا کے لیے اس انداز سے درخواست کرتا ہے گویا وہ اپنی حاضری نوٹ کر رہا ہے۔ ایک سیکنڈ میں دعا ختم ہو جاتی ہے۔ اور حقہ اور گپوں کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ اور دعا کے وقت بھی دل حاضر نہیں ہوتا۔ حلال کہ اس کی توجہ دعا کے لیے از بس ضروری ہے۔ ((لَا تَقْبَلُ اللَّهُ مِنْ قَلْبٍ لَاهٍ)) "اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔"

میت کے لیے دعا ہر وقت بلا تخصیص کی جاسکتی ہے اور زندوں کی طرف سے یہی بہترین صلہ ہے جو میت کو دیا جاتا ہے بشرطیکہ سنت کے مطابق ہو۔ تعزیت کا مطلب گھر والوں کی تسکین ہے۔ دعا اگر مجلس کی بجائے انفرادی جائے تو دعا کا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ غرض یہ تین دن کا جلسہ دعائیہ سنت سے ثابت نہیں۔ ان مجالس میں حقہ اور بھی دین کے مقصد کو برباد کر دیتا ہے۔ قرآن مجید کا ثواب ہدیۃ میت کو دینا اس میں اختلاف ہے۔ بعض لوگ اسے مفید کہتے ہیں۔ میری نظر میں اس کی کوئی دلیل نہیں۔ اگر یہ امر مستحسن ہوتا تو آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد بیسیوں قرآن کا ثواب ہدیہ کرتے۔ لیکن سنت میں آنحضرت ﷺ سے ایک دفعہ قرآن پڑھنا بھی ثابت نہیں۔

تیسرا، دسواں اور چالیسواں یہ تمام امور بدعت سینہ ہیں۔ آنحضرت ﷺ اور ائمہ اسلام رضی اللہ عنہم سے اس کے متعلق ایک حرف بھی ثابت نہیں، احناف میں اس کا رواج حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اسم گرامی پر ایک تہمت ہے۔

(۲) آخری چار شنبہ کوئی اسلامی تہوار نہیں۔ یہ محض جہلا کی ایک رسم ہے۔ مسلمانوں کی کوئی تاریخی یادگار اس سے وابستہ نہیں۔ (الاعتصام کو جرنالہ: ۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء)



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتویٰ

## فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 345

محدث فتویٰ